

کمزوفتہ قلبک غلبتک فکثیرۃ یا ذی اللہ

الحکمت

سرت رسالہ شمس الحنفیہ منہاج میں مجلس خفیہ متعلقہ مسجد بیکیم شاہی لاہور از انجمن
مولوی معنوی مولوی غلام قادر صاحب بہ الی دافع فیضہ و جواب سارہ نور الحنفیہ
منہاج میں مجلس ساریہ الحنفیہ لاہور مولوی غلام محمد صاحب بکوی دغلام دستگیر صاحب تصویب
وغیرہ وغیرہ کہ حسین حضرات قائلین حدت کو خلاف شرع و خارج از اہل سنت
تصانف جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع صفات باری تعالیٰ کی منکر ہوئی جس سے
سارہ اولیاء اللہ کے خلاف شرع ہونا ان لوگوں کی ثابت کر دیکھا یا ہے اور اپنی ہمارے
وہ عبارت لائی جس سے یہ امر مطلقاً ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اتحاد و اولیاء کے ابطال کی وجہ سے
ہو اور سارہ اولیاء اللہ کی قائل ہیں اور اتحاد و اولیاء کے بطلان اور تحذیر و علویین کی مخالفت

باجازت مجلس خفیہ مسجد بیکیم شاہی لاہور

بمطبع صحیفۃ باہت مولوی فضل الدین صاحب الدین

کتابخانہ

تقدیر جلد

تفسیر عزیز می بخیزد بل بالخرقه خیر یک سالی و لی اور بیشک پچھلی حالت بہتر ہے تمہارے یہ سطر اکل
 معاملہ سے پہنچا تک کہ تمہاری بشریت پہلا نہ رہے گی اور نور حق کا غلبہ ہو جائے گا مگر اسے گاہ
 اور تفسیر عزیز می بل اتنے میں اور سورۃ اقرائیں بھی لیا ہی ہے

بسم الرحمن الرحیم

تو خدا ہوا خاص پروردگار	منظاہر ہوئے انکے سب انگار	مہر میں نظر سب اوصاف کے
کہ تختہ پرین کل میں با اختیار	یہ معنی میں انصاف کے بغیر	نکلا سین انکار تو زنجیر
باوصاف ذاتی جو سے تصدیف	نہیں تصدیف کوئی اس اعتبار	وجود و محاد ہو اقیان ہدور
زبانی جناتی بجا است شمار	اگر حمد باری ذکر سے نہی	تو کیوں ہو گویا نے خود کردگار
تو جا کر کے تفسیر کو دیکھیں	کہ احمد پر نہایت ہندی کا کا	تبلیغ ہوئے ہی کہتے میں سب
کہ الحمد لله پر ہو بار بار	محمد میں محبوب خاص اگر	کہ موصوف ہیں صفات ان پر
مقام اور کجا محمود و معروج ہے	کہ اور محمد کا ہیں ہو شدار	سلام آئندہ اور کمال اظہار پر
کہ ہر ایک ہے شیر خوار	اور دو سلام انکے احباب پر	جو ہیں لامکان کے سبھی شہسوار
رسول خدا نے یہ فرمایا	جو دیکھے سچے دیکھو حق باریا	خدا نے بنایا نبی کو متام
سرایا کہ نور ہے سایہ دار	نہیں تھکا تھیرا اسلا ہنوز	بنانا نبی کو خدا کس شمار
کہ سجدہ نہ کرنا مجھے عباد	کہ سجدہ ہے شخص پروردگار	لکھا ہے عباد میں لا اتحاد
نہیں دیکھتا کیا ذرا پاسدار	نہ زمین کی خیمہ نہ جبر کی کچھ	کہ شکر ہے وحدت ہو اور ہمارا
حلولی ہوئے سارے گمراہ بد	نہیں اتحادی سے کچھ میرا کار	صیح دونوں پر لا لکھا بر ملا
بصارت تیری گم ہوئی بیکار	نہ سمجھا نہ سمجھ گیا تو مطلقا	مے ہو مشکل ذرا گوشدار
مسادات سلوب بھی جو کھی	بیان کر دیا ہے کلام شہدار	اگر کجا و شرح عقاید ہو یاد
مسادات میں کر تو منظور	جمع الوجہ سب کا بون بون	جہان یہ نہیں دان نہیں کچھ فر
حجب بزم تر اور اک ہے	نہیں جانتا کیا ہے علمدار	اگر میں مجد ذکی باتیں نکھون
تو جو دیکھا کس طرح شہسار	لکھا ہے پہلے خدا لا شریک	نہیں دیکھتا کیا ہے یہ شمار
شریک ہو کہتے ہیں کہ ہوا	کہ اوصاف ذاتی میں ہر طرفدار	جو کچھ تو نے تہید با ذہبی ہو
صیرت خفا فلا نہ ہے کارزار	یہ تقریر و تحریر جیسا سہی	نہیں شان عالم سوار دل نگار

نواہی لیتی کا حسب نام دیکھ
 کہ بد مذہبون کے نہ مل میرے پار
 جو بد ہنستہ کوئی کہے ناروا
 پہلا امر حق سے دنا اسفرم دار
 ہوئے اس کے احکام و حکام تیر
 نہیں دیکھی تم نے اور شہ خوار
 تو ہے اولیا کا عدد بر ملا
 تو پر نہ واسے نہ ذکر منتسار
 مقامات ہیں گشت اسی بشر
 محبت پر وحدت کی بس سازگار
 جو ارواح میں ہوتا ہے ہیکل
 سنا ہے نہیں تم نے اسے خاکسار
 وہ لکھا ہے اس شرح بکرمین جو
 بتایا خدا نے ادنی بار بار
 پتھر پر احصاف کر کے لکھا
 نبی کے جو والد میں عالی تبار
 ہی امر مستحقین اگر نہ ہو ہم

بقدر غفاری ہے اسے درخشاں
 کہ احکام شرعی میں سب باشعور
 سوا خدا کسی کا ہو روز شمار
 یہ دوسوان عقیدہ ہوا ہے قبول
 ہو اسکا اعلان دہم استہار
 نہ کرنا انکا دیکھ خوف کر
 تو دیکھ اپنے منہ کی چہا چہا
 لکھا ہے بزرگوں نے تحقیق کو
 ہے ہر ایک میں عکس کینہ دار
 حدیثوں کی کچھ خبر کچھ نہیں
 تو ہے عکس وہ رنگ حدیث
 اگر تیرا شدہ ہو قاری کلان
 نبی کو نہیں علم غیبی سے کار
 لکھا اس نے یہ نیز جاوید کہے
 کہ ہے مستند علم غیبی کا خوار
 تو کہ میں جا کر کے قبر اسکی دیکھ
 کہ حاجی ہوئے سر لای ذریعہ

عقائد میں دوسوان عقیدہ کہ
 کہ سہو و خطا سب ہوئی برقی ہزار
 کہ علمی کا عذر ہو گیا فیضان
 بہر کہ دوسرے خاصہ شہر بار
 حوالے کتابوں کے معجز دیے
 خدا شاہد الی کافی شمار
 ادنی کا طفیلی ہے سارا جہان
 محبت پر وحدت کا شہر شہدار
 عدالت ہوئی ہے محبت کی انگ
 صیرت لکھا ہے ذرا گوشدار
 عدالت انفسوں میں ہوئی ہو
 تو کر انباء اسکا مستد کہ ہزار
 مگر اس شدہ ہو کہ جیٹا کذا
 کہ تابوت جالی ہو سس کر نہ یاد
 وہ قائل ہوا ہے بکفر کرام
 فراموش میں کیا ہو اور کا فر

یعنی کچھ

مجلس مبارک خفیہ دیکھا تو معنی کا باعث ہوا کہ یہ فرخ افادت روشن دین کا میں اگر ہوا سکی ذنا پر ہر ہزار
 چند اشخاص کے ہیں مگر کثرت کی نقیبی باتوں نے صاف بتا دیا ہے کہ غلام کس کے ہے۔ اب ہم امتداد
 سے انتہا تک اگر اسکی قباحتیں شمار کریں تو دوسرے بتا ہے مگر سرمدت بجلا اتنا ہی کافی ہے کہ کس پر ہونے
 زبا بکل عشوہ لغو ہے اور کس پر ہر چہ اس بات میں کسی ذی علم کو قائل ہونا ناممکن ہے۔ اور فرما
 سے نمبر ہر ہر نامک مضوات اور میں جبکہ مطلقا ہمارے شہوتار کے کچھ خبر نہیں۔ ہشت تبار مجلس خفیہ مسجد بکرم
 شاہی کاسات لیس کنندہ نے کہ رحیم میں بتا دیا ہے کہ خدا کی ذات و صفات جیسی کسی کی ذات و صفات
 نہیں دیکھنے ذاتی و نزلی اور لا طولی لای علی ولا اتنا لای علی یعنی خدا کا کسی چیز میں نہ نہیں اور نہ خدا کو
 کسی چیز سے اتحاد ہے۔ پس شہادت بخدا کے ساتھ لا طولی یا اتحاد کے ساتھ انتر امتن کرنا باطل

ناموافقی ہے۔ اور موصوف ہر جانباً ہر درجہ کائنات کا مجموعہ اصناف باری تعالیٰ محض عنایت و رحمت سے متعلق مسابقت کا شکار ہے۔ انہیں کہ جس کو شرک سے انکار ہویت کا خیال پیدا ہو۔

قال الشيخ ابن کبریت فی الفتاویٰ السوال الاول ما صفة آدم علیہ السلام الجواب ان شئت حضرت صفۃ الخلق و ان شئت مجموع الاسماء الذمیتہ و ان شئت قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخلق آدم علی صورۃ منہ ذہب صفۃ فاما علیما۔ جمع لہ فی خلقہ مین و علیہم ان قدر عطاف صفۃ الکمال فخلقہ کا عا جاباً و انہذا قبل اسکا کلاما فاما مجموع العالم من حیث صفاتہ۔ بیچیت مجموع اسرار کی حضرت آدم علیہ السلام کو عطا ہوئی ہے۔ اور حضرت علیہ السلام کے کمال کو خیال کرنا فرض ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے صفحہ ۱۶۸ میں فرمایا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ محمد انور ہوتا ہے۔ یعنی تو جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے گا تو وہ صورت مقصورہ خیالی نہ پاوے گا اور تو خدا تعالیٰ کو صورت محصورہ میں پاوے گا اور تو خدا کو برویت محمد پر دیکھے گا جیسا کہ سراب دور سو پانی نظر آتا ہے اور نزدیک جا کر دیکھو تو لاشعری ہے و ان خدا ہی خدا ہے دیکھا ہی ہے حضرت مسلم فی جنب اللہ تعالیٰ ابنا مقدرہ العنوں کے قبائلم کا بیان ہوتا ہے۔ سنو قولہ۔ سیرا عقاید میں ایک لفظ کائنات کا ثبوت یا ابد عبارت میں ذاتی ازل کے حکم کے اقوال یہ محرومات ان کو نہات ہے علی کے سب سے پہونچے گا تا ثیرات تو نبی اکرم کے افعال کی ہی اخیر متنا ہی ہیں یہ اہلیت و اہدیت کو رخصت ہے جو صفات اللہ میں فقہ اکبر و شرح میں لکھا ہے۔ اور ذاتی ازل کا شائبہ انکار پر وال ہے کہ خدا کی صفات ذاتی ازل نہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ وہ جگہ سے لفظ جمیع کا اڑایا اقول یہ بالکل مخالف حدیث تھانوار با خلق اللہ کی ہے اور مخالف اس حدیث کو جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی تین سو خلق ہیں جو با ایمان ایک خلق سے خدا کو ملے گا اور سکو بہشت میں داخل کرے گا۔ حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا کہ مجھ میں کوئی ہے فرمایا کچھ میں سب میں وجب صدیق اکبر میں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بطریق اس کے میں قول لکھا عبارت سوائے وجوب قدم ذاتی کے سوائے صفات مختصہ باری تعالیٰ کے اقول ان لوگوں کو کیا خیال محال ہے کہ جب یہ قدم ذاتی کا استغناء ہو گیا تو اب کوئی صفہ باقی رہی جو بجائے انکو اسکو درج کیا جاوے دیکھو اسرار انبی اکبر صلی اللہ علیہ وسلم و لاکل الخیرین کہ آپ کا نام مبارک محض حق ہے اللہ جب بھی حق نام تھا تو اب جملہ ان غریز کی خاطر یہ محرومات کیا سعادۃ اللہ پر خیال نہ کیا ہے کیونکہ سمجھنے صفات لکھ میں اسرار انہیں لکھے استغناء موجود ہے ان لوگوں کو بالکل تفریق و تمیز نہیں کہ یہ کیا ہوتے ہیں یہ تو وہ اسے نہیں کہہ سکتے جب وجوب قدم ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں

و انہذا قبل اسکا کلاما

ایا شوالہ رسول اللہ کے بعد بالاتفاق اور یکیشیخ کی بطریق توسل فرمایا اقول
کا لفظ پڑانا بالکل عقل و عقل کے ربلات پر یک و یک میں کچھ لکھا کہ لوگوں کو متا ہی علم ہے کہ
سفیانہ کے بعد توسل فرمایا کسی پہونچے ہو تو یہی ایک غیبا مد کے منہ پر ہے کہ خدا کے دیکھو جو
سچ لفظ ہے نہ یہ کہ خدا ہو کہ ہے اور اس کے واسطے وہ جگہ لڑا ہے نہ کہ یہ بطریق اس سے قولہ
اور عقیدہ شہزاد کو صرف اتنا کہہ کر غیر مستعد و غیرہ کی مجال خاصہ میں شریک ہونا جہاں اپنے
رہنم کی ہمت ہو نہ جائز ہے اقول سبحان اللہ غیر تقلد جو سبب یحییٰ اور انکار معجزات ذکرین
و متبع احادیث ہون ان کی مجلس میں جانا ناجائز ہو اور روافض سببی صواب کبار اور پھر ہی ہست
معجزات و قائل ہوا اللہ صلی اللہ علیہ السلام کہ شکر آیات کریمہ کے ہیں اور مجذوبو محرم قلین کے نام کوڑا و دنیا
بجہ طبع نفسانی رکابی پاک کے یا چار و پچہ کے اور کیا کہا جاوے اسی فقرہ پر و بندہ اسی اسکر وہ مستندہ
کی سب عالم اہل اسلام کو مطلع ہو گئے اب قلم نہیں چلتا اور زبان حال کہتا ہے کہ ایسے سپہ سالار کے
جواب میں میں پسند ہونگا جھکد سعادت رکھ۔ میں نے کہا کہ جل جہا و کرامت ہے تم ہی نے
داخل ہو گئے اور باعداد اولیا و کرامت سر کے بل جل کہ یہ لوگ خدا کے دشمن ہیں جسے منور
من با زلی و لیا فقد اکتفہ بالحرکت جو سے ولی کے مقابلہ میں نکلی اور سکوا اعلان جنگ کا دیت میں
قبل انہما مطلب ایک مقدمہ جب لکھ رہے کہ امت و حرہ میں بڑے فتکات ہیں ان کی تفصیل
کی گنجائش اس سالہ میں نہیں مگر مختصر یہ ہے کہ چھوٹا تین فرقہ ہیں تہذیب و تمدن و تہذیب و تمدن
کرا خال میں مجبور کہتے ہیں اور قدر یہ خالق بالاختیار اور شعریہ کلاب کہتے ہیں فقط یعنی خالق
افعال خدا ہے اور جندہ مرید بارادہ خود اب مزاج یہ ہے کہ ارادہ و علم و قدرت و غیرہ صفات باری تعالیٰ
کی جو کتب عقائد میں درج ہیں اور استہوار میں ہی مفصل لکھی گئی۔ یہ صفات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو عطا ہوئیں یا نہ منکر کہتے ہیں کہ نہیں اور مستشرقین کہتے ہیں کہ ان سوائے مطلب کو کلام
فتکات اولیا اللہ ثابت کر دیا دیکھو رسالہ انہما حقیقت ہمہ یارانی تو منہج فتوح النیب کو ہی لکھا
جاتا ہے کہ منکرون نے بیات میں حوالہ فتوح کا دیا جو رسالہ مذکور ہے نہ شرح مولف الکونین
ہوئی اللہ و شرح مقاصدہ اور یہ گروہ حاسدانہ طور سے نا حق حد کر رہا ہے ورنہ سر میں تو سب کچھ
کہ فرق رسالت جبر تہ مجبوت کا ہے اور نہایت کا اس میں تو صفات اللہ رسالت کا علاوہ
زیادہ ہیں اور کتب حاویت میں اس قدر میں جو ہر سے فتکات رسالت کا ہی ہون قولہ
لفظ رہندہ کا سید صاحب نے اپنی کتب میں سے کہا اقول اس کو زیادہ کیا مرادیت

اور حق پرستی جو کہ مخالفت ہندوئیس سال میں ہے لفظاً شدہ کا کتا نہیں نہیں کر گیا
 جو بھی وہ جتنو بہ مذہبوں کے عقاید میں سب اس گروہ باطل پر زمین شدہ حکم کی میں جب
 لفظاً تیار لیا گیا کا کتا تو فرقہ کر سید میں داخل ہوئی اور جب روغن و شیخ کا لفظ کا کتا تو غیر
 شاکہ جو اور جب رشتہ کے کاتے پر راجہ جی جو کہ تو میر پر روغن کا وادیا۔ قال الشیخ
 المدنی الدین عبد القادر العرفی الاعظم قدس سرہ فاذا خطبت بهذا الخطاب یا ایہا
 المسلمین الماکبر اعطیت الخط الاخر من العلم الاعظم وحیث بالترقی ولسن والعتقہ والکولانیۃ
 العاتقہ والامر النافذ علی نفس وغیرہ من الاشیاء والتکریر باذن احد الاشیاء یعنی شکوہ یہ ہے
 صفات دی جاتی ہیں تاکہ پیدا کرنا عدم سے وجود ہو ستری و حکم خداوند ہر چیز میں عطا
 فی الخلق قبل الاخرۃ وینامین قیامت کو پہلے دیکھو یہی صفت گوین کی ہے سورہ اولیاء ہر
 کو دیکھائی ہے کہ ہستی یا کو عدم سے وجود پیدا کریں اب اس گروہ کو شرم آئے گا یا اسی نصیب
 پر بھیگی۔ جناب رسول اکرم کی وجہ عالی ہے اور کیا کو یہ گوین بظہیل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ
 وسلم کے عقاید علیہ ہی نہیں ہرے ہیں قولہ صفحہ ۱۱۱ کا مطلب یہ ہے کہ موجب انتشار و لغو
 نہ مقاصد کے اور موجب و لغو ۱۱۱ و ۱۱۲ عقاید کے انما اقول یہ کیا و ہیات ہو اب
 اس عبارت خطہ سلسلہ مولوی علامہ محمد گوئی کو پٹ کر دوسری عبارت لکھ دی اس کو لغت
 کی خیانت ہر جگہ ظاہر ہوئی ایک عبارت گروہ عبارت خط کی عینہ شمس الخفیہ میں ج
 ہے جس کے صاف ظاہر ہے کہ گوئی صاحب نہ تقاضی کی طلب کرتے ہیں اور اس سوال سے
 غیر فائدہ ہونا اور ان کا ثابت ہوتا ہے عبارت حاشیہ پر ہے
 ان کے چل کر سب صاحبوں کی تلقینی کہنتی ہے کہ سب متعصب فتنہ انگیز ہیں تراجم میں غلطی کر کے
 مطلب بزرگوں کا الٹ پٹ کر دیا انکا دین ہے قولہ صفحہ ۱۱۱ ایک رسالہ ۱۱۱ ۱۱۱ ۱۱۱
 کو شائع کیا اس میں مخالفت ہوئے ہر قواعد مجلس کے اقول حسب دفعہ مخالفت عقائد
 علامہ خارج از مجلس ہو تو پھر مخالفت کہاں رہی وہ تو بانی ندی قواعد کی ہے۔ قولہ صفحہ ۱۱۱
 لکھ دیا کہ فیما بین حضرت علیؑ و سلم اور ائمہ تعالیٰ کے وحدت ہر اقول متاخرین نقشبند
 وحدت شہود کے قابل ہیں اور تقدیر میں نقشبندیہ و حیدر چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ وحدت
 وجود کی سہراہل سلاسل اولیاء ائمہ جو مقربین علی درجہ کے طبقات ہست میں ہر مرتب
 میں چلے آئے ہیں سب کا اتفاق و اعتقاد وحدت پر ہے یا وہ رہے کہ وحدت مخالفت

مخالفت غلط عبارت لا حظ و سلیقہ

سنیٹ کر نہیں اور اتحاد و صلوات ہی مخالفت اور اس وحدت کا منکر شکر اس جامع طبع
 اعلیٰ کا ہے وحدت اور اتحاد و صلوات میں یہہہ اکا و دین بڑی فرق کہہ گئے ہیں دیکھو مسلسل
 خطاب خواجہ پارسا کی کردہ شیعہ کرسٹ شدہ دوسری تقریق انکی بیان کر رہے۔ لوعارف
 حامی لکرسس ہرہ اسمی نقات الانس میں صفحہ ۱۱۱ میں لکھا ہے کہ سیر لی السان کا تحقیق شود
 کہ ہندو را بعد از فنا سے مطلق وجودی ہونا انی مظہر انزلوت حقائق انسانی وار و تابدان در
 عالم انصاف باوصاف انہی و خلق باطلاق بر بان ترقی کند و نیز صفات انہی پرانے ہیں اور
 وصول بعد از انبیا و صلوات الرحمن علیہم و علی کف اند اور شائع صوفیہ کہ ہر ہکساں متابقت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتبہ وصول یافتہ اند بعد از ان در رجوع برائی و وحدت خلق بظہر
 شاعت مافوق و ما بعد شدہ اند اما طائفہ دوم جماعت آن اند کہ بعد از وصول پر جب
 کمال جو انکسیر و رجوع خلق با نشان رفت اند نیز لڑا یا صفحہ ۱۱۱ کہ حسیہ کہ چار مرتبہ ہیں
 توحید ایمانی علمی و عالی را ہی ایمانی عوام سوسین کی ہے جو تقدیر سے حاصل ہوتی ہے
 اور علمی علم الیقین سے پیدا ہوتی ہے اور توحید عالی و صفت لازم حال ہر حد کی ہوتی ہے
 جس طرح سوچ کے سامنے سارے گم ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی اوسکو سامنے یقینات گم جاتے
 ہیں۔ کہ یحیقات و صفات واحد کے کہ نہیں دیکھتا۔ اور توحید ان کے علی ہے قولہ
 بیجا و دوزار عقائد اسلیم سنٹ لامل تطبیع یعنی قرآن وحدیث و اجماع پر ہے اقول
 اولیاء اللہ کے بیانات تراجم قرآن وحدیث کے ہیں۔ مگر علامہ شمس قدس نے نہیں سمجھا
 جیسا کہ مجتہد کا اجتہاد و الہامی امر ہے جو قرآن وحدیث سے کالامیکن غیر مجتہد نہیں جانتے
 اور شوارق کی عبارت عین طلب ہند ہے کہ دلائل صوفیہ کرام کے مستند از دلائل تطبیع
 قرآنیہ و سنت نبویہ ہیں یا اسد ترقی ایہم ومن یلم انزل فقد اطلع اللہ وغیرہ آیات ائید
 ماخذ ان کبار کا ہے قولہ یہ عقیدہ باطل مخالفت قرآن وحدیث و اجماع و قیاس کے ہر
 اقول یہ عقیدہ مخالف اولیاء اللہ کے ہے اولیاء اللہ مخالفت پیش کرتا تو معلوم ہوتا۔
 دیکھو تفسیر روح البیان اور تفسیر عوالم تفسیر محمد الدین عربی قدس اسرار ہم قولہ
 صفحہ ۱۱۱ حکم اس آیت کے پس کشا شئی آہ اقول یہی آیہ ہمارے دشمن ہمارے دین و دج ہے
 دیکھو ترجمہ کہ خدا کی ذات و صفات کسی کی ذات و صفات نہیں یعنی ذاتی انزل فقط
 کہہ اس میں کیا قیامت ہر دیکھو شیعہ عقاید کہ وہ ان نفی متاہت تارک ہے۔ جیسا

مخالفت غلط عبارت لا حظ و سلیقہ

صفات بارئیت کے والی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی ہستی
 مذہبی و دنیوی شہرتی ان اریہ بالمثل الخاف نے حقیقت نظر سے دیکھ کر اپنے حجب مائلہ سے سر اور سخا و
 و حقیقت لیا جاوے تو ظاہر ہے کہ کوئی شے قابل غذا کی نہیں سب محتاج جدا ہیں ممکن اور
 واجب عین تباہی ہے اور اگر مراد نہایت قائم مقام ہو تو اس سے منفعی ہے کہ کوئی شے
 قائم مقام خدا کے نہیں ہو سکتی۔

کہ علم و قدرت وغیرہ صفات باری مخلوقات سے اعلیٰ و اعلیٰ ہیں۔ کہ حادث و قدیم میں فرق
 ہے۔ اور یہی حقیقت ہوتی کہ جس چیز میں مائت ہوتی ہے وہ من جمیع اجزہ ہوتی ہے سو
 جمیع اجزہ کوئی خدا کا شریک نہیں کسی وصف میں بہرہ و وجہ اسکا مساوی ہو گیا اولیاء
 اور خود فنا ہو جاتے ہیں اور کائنات درست غسال یا کہ بدست کرہ باز و دیکھو سننے عجز
 اور توکل کی۔ عرض ہے کہ ان لوگوں نے نہ کچھ پڑھا ہے اور نہ دیکھا اور وہ ان الہام کا مار
 گئے ہیں۔ فتوحات مکہ جہم صفحہ ۱۵۴ کی عبارت پر جو جو مترجم نے اور میں شکست کی ہے
 ان کنت عاتقا لحرام علیک ان تمل بخلات ما عطاک ویکرم علیک تقلید غیرک مع
 من حصول الدلیل ان قال وان قال بلک الفتی بذل حکم اللہ ورسولہ نے شکست کھنڈہ
 وان قال ہذا رانی فلما خذہ سچ ہے عالم وہی ہے جو مجتہد ہو اور مجتہد کو انجا دوسرے
 مجتہد کا حرام ہے اور عامی کو اگر مفسی کہے کہ یہ حکم خدا و رسول کا ہے تو ماننا فرض ہے اور اگر یہ
 کہے کہ میری رائے ہے تو اسکی رائے قبول کرنا ناجائز ہے دیکھو۔ عباس ظہر ہے نہایت
 کہ قیاس عقلی مقابل نص کے لانا کفر ہے ہمارے مجتہد کے جو اقوال میں سب خدا و رسول کے
 احکام میں جو محض از اذن ان مجام سے وہ مجتہد نے ہتھ باند کر کے کہے جس کی تعمیل ہمارے
 ذمہ واجب ہو۔ لوگوں کو غیر مقلد بنا نا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار کو انسان کا کام نہیں بلکہ
 اکبر و ماکلی مذہب ہیں وہ تقلید سے بیکار و کین (مروم اندر حسرت فہم درست) خطم
 جو قوت حیات تراجم میں کہ سبھی عقیدہ کہل جاوے گا اور ان
 سبب اسکا یہ کہ میرے کام لگا رہا وہ اوصاف بشری جدا کہتے ہیں
 پہلا یہ مطلب جو ای عزیز ارادہ جہن کا ارادہ کہ بار
 نہ شریک صفاتی ہی ہے نامدار نہیں سمجھا تو دن کی نظریہ کو
 یہ شریک انصاری ہر مستقل انانیم کے قابل نہیں انصار
 عانت سے کہنا گیا جاوے گا

امام

جو ہے میرا مرقوم وہ سب شہار
 کہا تھا کہ لوگوں کو کوئے کچھ
 تو ہر گل میں پہلا لگا ایک خار
 تجھے شرم ہرگز نہ آئی کبھی
 جو انہ اسکا ہو کس طرح جو خدا
 مسلم کی غرض کو جا کر کے دیکھ
 وہی میں ہی لکھتا ہوں پھر دیکھ
 جو تکمیل میں سفیج نے لکھ دیا
 حوالہ کتابت کا کر اعتبار
 مدارک سے تفسیر خاک کے دیکھ
 نہیں دیکھی تو نے برائے نفا
 سمجھ تری الٹی سے سمجھا نہیں
 گناہ چھٹ ہو ابرو بار
 جواب ایک خط کا رسد میں
 سبھی دیکھ لیکن کیا ہے وہ شمار

فصول عبادی کو دیکھا نہیں
 تو حیدر داس کی ہوی پندار
 بخاری کا احوال سب لکھ دیا
 نقابل یہ کیا ہو حضرت کار
 عجیبے شعری کا انکار سے
 یہ کیا ہی کہتے ہیں وہ نامدار
 کہ وصیت عقیدہ ہے سب کا قوی
 رہی میرا ہے قری فی الاشتہار
 عبودت عبادت کی تفریق میں
 میں نے مطالب و مان شش و دو
 عقیدہ ہوا و سوان میں تبیر
 کہ شرک کو کرتے ہیں بس ہتھار
 لڑائی کی آیات ہینگلی بہت
 کہ انکار تقلید کرتے ہیں بار
 جو سید اذیکہ ہے بالکل نہ تھا

دیکھا ہر دلی جو ہے میری غار
 کہ گریہ مقصود اسکا ہی ہے
 تو قرآن لایا مقابل ہتھار
 احادیث منسوخ لالی ہتھار
 تافق کے قائل ہوتی ہیں کیا
 سند میری غازی محدث کی ہتھار
 حلال اتحاد ہو گئے نا ہتھار
 بڑی بے تمیزی سے تو لکھا
 لکھیں ساری احباب اکبر کیا
 حدیث صحیحہ از ابو بکر خیر
 موافق ہے قرآن کے میری کیا
 زمانہ لکھ دینے کا تھا وہ
 سند اتقا خود لکھے کہ وہ گار
 تو اسکو چھاپا ہے نہیں سے
 پہلا کیا لکھتا وہ خود شہدار

قولہ صغیرا کہ عقیدہ وحدت و اتحاد بالکل باطل ہے اقول مسافار یہ عقیدہ وحدت کا باطل کوئی
 کہے بلکہ شیخ نے ترجمہ لایا غیر و لا یکل فیہ شے کا کہنا کہ پروردگار عالم با غیر خود کے نفوذ و دور
 غیر خود در نیاید فقط اب تو سہ کی بالادت سے اس فقرہ سے وحدت کا ابطال نکالتا ہے یہ محض
 بیہوشی ہے بلکہ کفر صریح ہے کہ جاسم وجود کی حکم در کتاب اپنے خدائے سو ایک بات یعنی پیدا کر کے
 دوسرے پر حکم لگانا اور ہی عبارت کے نزدیک غیر میں تم نے فتوے لکھا ہے جو ام قابل اعتدال
 عارف جامی در ردی و نظامی و باقی اعلیٰ رسالات کو تو نے ہی حکم دیا۔ بس تری انہا مذہبی فہم
 ہوئی۔ قولہ صغیرا قرآن میں جو بعض سبب حسن کا اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجنبی پر
 آیا ہے تو اسے تقاسم کے اسرار میں حقیقت کوئی اشتراک نہیں اقول اس نے غلات کہا
 کیونکہ مارج میں ہے کہ قاضی نے کہا کہ ہم نے استفسار ان اسرار پر واسطے کیا کہ خلالت نیست
 محققین در انکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفت متحقق بہت بھیجے اسرار حسن و صفات غلبہ

و انما لک
 و انما لک
 و انما لک

اور یہ کہتا ہے کہ بعضے اس بار حسن اور قاضی کہتے ہیں جمیع اس بار حسن اور یہ کہتا ہے مشترک
لفظ اور قاضی کہتے ہیں متحقق متحقق یعنی حقیقہ کل اس بار حسن و صفات علیا باقی جاتی ہیں
فقہ و بالہ من ہذا العقیدۃ الفاسدۃ اس شخص کا حسب یہ حال ہے کہ صریح مروج کہتا ہے تو
باقی مسائل میں درست کہ جب ہوگا۔ اب برقم حیا کا اسکے چہرے پر چاہیے۔ **قولہ**
صفحہ ۱۳ پر حسب ثابت ہو کہ شیخ محدث دہری کہہ چکے ہیں کہ مذہب اتحاد کا باطل ہے آہ
اقول یہ بات غلط ہے کیا ابطال اتحاد سے وحدت ہی باطل ہوتی ہے کلا وحاشا
شیخ کا بیان صرف اتنی بات کا ہے کہ شیخ عبدالکریم حلی حضرت علی علیہ وسلم کو
اللہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اس پر از کو عبد اللہ میں مخفی کر دیا ہے کہ ظاہر
عبد ہے اور درپردہ اللہ مذہب کہ وحدت باطل ہے یہ مولف بڑا غبی و دشمن اولیاء کرام ہے
اور سمجھتا نہیں **قولہ** صفحہ ۱۴ کہہ گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیس ناسن کا
اطلاق بطور اشتراک لفظ کے آیا ہے **اقول** اس حریت کو بار بار کذب پر مشہم
نہیں آتی۔ ابھی عبارت قاضی کی کہی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں ہزار
حسنی متحقق ہیں استغفر اللہ من ذہم الخیاض **قولہ** اور اجماع علماء کا ہے کہ اس حدیث
سید کتب اللہ بخاری ہے **اقول** ترکی تمام ہوئی یہ شخص حنفی نہیں بلکہ عوام کو اغوا
کرنا ہے۔ کتاب تاریخ الحریث و دیگر تو اس فقرہ کا حال جانے یہ فقرہ محدثین کا ہے
فقہاء اس کو نال نہیں اور نہ فی لفظ صحیح ہے اگر شیخ دہری اسے کہیں نقل کیا ہے تو
دوسرے محدثوں سے کیا ہے حنفی اس کو نال نہیں **قولہ** صفحہ ۱۳ اور احادیث بخاری
کو باہم متناقض کہنا معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے **اقول** یہ فقرہ
کسی نادان نے کہا ہے تناقض کلام سے طعن نال کا کہنا بخاری ہے عیان راجح بیاد
احادیث متناقض نہ ہوتی تو در صورت چالاکت تاریخ ناقص کیوں ہوتا دیکھو شیخ قفایہ
در بحث اوقات مکرر کہ یہ رازد احمد سنو ناقر و نا قیسر نہ اور نا مستور الہ و الفتوا میر
انجیکہ اصولی تناقض کہہ کر احادیث کو طالع بنو دیکھو تو ضمیمہ تلویح۔ **قولہ** انسان
کمال نے یہ فرق کہاں سے نکالا **اقول** اصطلاحات کبریہ و معانیہ و اصولیہ و فقہیہ و
صوفیہ و طبہ کسی بحث کی کتاب میں کہاں کہی ہیں۔ فتوحات دیکھو اور شہر و مضمون
سنو۔ **قولہ** تراویح اور سمیع جمیع کالفظ نہیں **اقول** اس چائل نے سخر ہی نہیں

مشکوٰۃ

و دیگر جمیع صفات جائدہ سب طواف کا دیتی ہے یعنی جمیع ہے ہوا ائمہ الخ و دیگر۔ **قولہ** صفات
الصفات کے اس سنت کے نزدیک یہ میں کہ صفات کہی و صفات حضرت علیہ السلام میں اشتراک لفظی
اقول ہذا مطلب ثابت ہو گیا یہ کہ ہست اولیاء کرام ہوتی کہ شکر نے صاف لکھ دیا کہ الصفات
بار صفات ہے مگر تراویح یہ رہی کہ اشتراک لفظی ہے یا نہیں۔ سنو اشتراک لفظی وہاں ہوتا
ہے جہاں معانی متغایر ہوں یہاں تنادیر ضروریات کا محال ہر حدیث شریفہ و روایت و علم مع و بصیر
و حکم کا اشتراک لفظی ہے تو سائر الناس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز کس صفت خاص
میں ہے تم سو اسے وحی کے کچھ نہ کہو گے پس ہی قیام **قولہ** ونا بیرون کا آپ کے دل میں مرکز
ہے کہ نبی کریم ہمارے ہیں ان میں صرف فرق اتنا ہے کہ اوپر حکم آتا تھا اور باقی صفات
میں بڑے پہا کی کے برابر ہیں کہ انما المؤمنون اخوة آیت کریمہ ہے پس معلوم ہوا کہ آپ کا حکم
یہ ہے اب زیادہ لکھنا کچھ ضرور نہیں۔ سرمایہ با با گیا۔ ناسخ کی تفسیر اوقات ہے کہ ایسے
لوگوں کے جواب لکھیں انکا زمرہ ہی اور ہے۔ عوام الناس کو دماغ ہو کہ تم ناسخ حیران ہوتے
ہو نہ کہ زمرہ ہے کہ اگر اوصاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سننی میں کسی سے سادہ النبوت سنہ
یا دیکھ لیا کرو ان ملاؤں نے قریش پر ان پر سنن ڈال دیا گئے چندین گاہے جہاں **قولہ** نقل پر کسی
نے دلیل طلب نہیں کی **اقول** جب آدمی ہے نفی تو حکم ہے قفسہ سالہ نہیں جانتا نادان
لوگ یہ بات بولتے ہیں بلکہ یوں کہتے کہ لاسلم پر دلیل طلب نہیں یہ بیچارہ نفی لائے کو نہیں
جانتا بلکہ عدم تسلیم ہی حسب معنی مخالفت ہو تو دعوے میں گیا پس دعوے کی یہ دلیل چاہیے
اس زمرہ کے کلمات اپنی کہ موصوف جمیع صفات مخالفت عقائد کے ہے سو اب تک یہ مخالفت تو
کر دیکھائی اب لفظ لکھنا نہا کہ فلا نے کتاب میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
جمیع صفات باریتھائے نہیں نہ خراط القاد و سلام سلام **قولہ** مگر ہے طراس
اقول مقب العلوئے یہ نہ کہ دیکھا یا کہ ثم قت تدبیر کہنے کا عبارت او شہد شوق کا سنہ
ایسے خاص کو بنا دیا سبحان اللہ و بحمدہ **قولہ** عالم ربانی وہ ہے کہ دنیا کو ترک کر دے **اقول**
غریب حزب سے کہیں کہ ایسا کون ہے۔ چلو نصیل ہوا۔ **قولہ** اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو مامور کیا ہے طلب نیادت علم کبوا سطر و قل رب زدنی علما پس علم
سوال کیو مگر ہوا **اقول** مرتبہ محبت علم حساب کا ہوتا نرسا دی عبادت ماسوہ کا حساب
نہ تھا پس اس پر از خاص کو شیخ اکبر عدنی ہی اپنے کشف و کھیا جبر علیہ تسلیم کر گئے

پس یہ مسئلہ علیہ نقیحا کا ہے کسی نے یہ بات لگائی کہ قول مولوی صاحب یہ سب جہوت ہے
 اقول یہ سب سچ ہے کیونکہ ہمارے دین کی مشرکین و حدیث کی سچ پرستہ کی سچ پرستی اور عقلی و فطری
 و مشرکہ وغیرہ قرآن و حدیث کے منکر و نہیں فرق اتنا ہے کہ جو کچھ ہمارے سلف صالحین نے
 وہی سچ ہے اور مخالفت کا قول جہوت ہے صاحب من یہ بات تو پھر وہ ان کی کر کے ہو کہ وہ بھی
 قرآن مجید کو تسلیم کرتے ہیں مگر ملائکہ سے مراد صفات باری تعالیٰ کے بیروین ان کا مستند
 ہی قرآن ہے اور کہہ کر دے کہ صفات کو کلمہ حلال جانتے ہیں تقریر پھر کے
 مجموعہ حاکمیت الاسلام سنی ہوگی یہ سب غرض نہیں آپ لوگوں کی ہے کہ قرآن کا نام لینا اور
 خیریت قولہ صحت ۱۰ بلکہ ہم تو سب دلیلیں کے خلاف ہیں مگر یہ نہیں کہ دلیلیں کی کلام قرآن
 و حدیث تک پہنچا دین اقول غلام عاق کی نہ نماز ہے نہ روزہ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے
 بیشک غلام میں پر عاق کہ انکو مخالفت مشرک کہہ رہے ہیں سند ہم تو کلام اولیا کو نہ جہوت قرآن و حدیث
 کا جانتے ہیں بلکہ غلام صاحب باب اقبال مولانا دوم بدیلت من نظر قرآن مغیرا برودہ شتم
 استخوان پیش سنگان اند ختم + سنگ کون ہیں شکاری کے مخالفت اند مولانا فرما رہے ہیں
 بدیلت چہ غلام صوفی باوصاف بیہل بروگرد و بر تازش چون غیل آپ کر زعم
 غلام صوفی یہ بھی غلام قادر کے ساتھ ہر فرقے کے لوگوں کے مان صاحب سند بدیلت
 غلام صوفی کہ شوق این سخن کے باور مردم شود اسکا مطلب کہو کے مددک
 سند غلام صوفی بدیلت آئینہ کرنگہ نگاہینش جداست پر شفاعت فرزند خورشید خداست
 ایضاً دانی چہا غلام صوفی زانکہ رنگارنگ حشمت متاز منیت روتوزنگار
 از رخ او پاک کن بعد انسان آن نور اور اک کن کہو یہ کلام خدا کا ترجمہ و
 تعبیر باب ہے یا نہیں اگر تم انکار کر دے گے تو آیت یہی ملے گی جس کا یہ ترجمہ ہے
 بدیلت آن خیال ہے کہ وہ دام اولیاست عکس ہمہ زبان سبمان خداست
 ہر کو جس اندام مستقر نیست گرچہ گوشتیغ اجالت ہر کہ بیرون شہر حشمت کی
 اہل بنی حشمت خیریت است سحر جس اندام استراخ خیریت است سنی ہوگی
 از ضلال اقول شیخ اکبر کی کتابوں کا دیکھنا حرام اور ان کے الفاظ کو ظاہر ہر معانی
 چھل کر ناکر ہے اقول جزاک اللہ او عن وادی و در سبتہ راکش دی اتنا تو فرماؤ کہ
 ان کتابوں میں وہی الفاظ ہیں جو قرآن میں ہیں اور سند مستطاب بات قرآن کی تاویل

مستطاب بات قرآن کی تاویل

کرتی عند الخلفیہ تاخیر ہے پس یہ قرآن شریف اس عدم تاویل کے غیر مستند نہیں بقا
 شیخ اکبر کی کتاب میں کہیں غیر مستند ہی بطل ہے تاخیر و بعد ہی بہ کثیر قرآن مجید کی تفسیر ہے
 مطلب یہ ہے کہ اگر مادہ فاسد ہے تو غذا صلیح ہی فاسد ہو جاتی ہے اور اگر صالح ہے تو زیادہ
 صلاحت کرتی ہے اب شیخ اکبر کی کتاب میں وہی و کثیر ہیں جو ہم کہتی ہیں اور جو مستطاب
 کا بیت ہی نہ جانے وہ نہ مستند ہے اور نظر کر لی کتاب ابن عبد الوہاب جو ہے سچ ہے بلکہ طلال
 لغیر الہ حرام۔ مگر خیال اتنا ہے کہ اب تو خدا صین مستبرین ثقات عربی و فارسی کشمیر
 بہت گندہ ہیں پس ان کی کلمات کا کیا اندیشہ رہا ہے علماء کرام فقہائے مولیٰ مولیٰ
 لکھن جو جناب امیر اکبر میں یہ لکھا کہ حضرت مدوح الاوصاف میں اور کتب ان کی مطابق
 کلام خدا و رسول کے اور اہل غلام کو ہم نہ ہو تو تسلیم کر کے خاموش ہے جیسا کہ شامی میں
 اخیر ہی تفسیر ہو اور عبد الوہاب شغرائی نے اپنی کتابوں میں حضرت شیخ اکبر کی مدح و ثناء
 کر کے استحضات مخالفین کے دفع کر دیے ہیں یہ تہت الجہاد و کفر و الفتن کے کلام
 کا اعتبار ہو تو صدر اول ہو لیکر آج تک کوئی محفوظ نہیں رہتا غرض یہ ہے کہ جس شخص کو سند
 صاحبین مقبول کریں وہ مقبول ہو اور غیر کا کچھ اعتبار نہیں قولہ فائدہ علامہ جلال
 سیوطی آہ اقول تفسیر اور تاویل اور قرآن شریف کے بطون سب سے
 سبعین ہر کیف لکن آئینہ ظہر و بطن و لکل حد و مطلع حدیث صحیح ہے ظہر و بطن
 قرآن کا اگر تو نہیں ہو سکتا عمارت خیریت میں اور عمارت باطن تاویل میں قولہ نقل کر ہے
 میں کہ استماع الہ حرام اقول اتنا نہ سمجھا کہ ہر کی حرمت جہاد ہو ہے نہ اصل الکت لہو
 کہ حرمت بعینہ نہ کلی مطلب تو یہ ہے کہ جب نوبت شامہ لغرض حاصل جائز ہوئی تو معلوم ہوا کہ
 یہ امر باغراض متعلق ہے اور ابوہریرہ تو خود لفظ ال ہے کہ لہو کا ظاہر طلب غیر شروع امر کا
 ہے اور اہل اللہ کی غرض انہی کو معلوم ہو کہ وہ نہیں کہتے سفید مطلب بات سنتو میں جیسا
 کہ مولانا صاحبان و غلام میں غلام و شامہ فرماتے ہیں اور مدینہ منورہ میں مولانا شریف پڑھ
 جاتے ہیں اگر ایسے شہادہ دہیہ کہ ہم مع الکت ابوہریرہ تو مقبول شامی حرام نہیں اور یہ
 شامی کا اپنا قول ہے اور غلام پھر سند کہہ رہے ہیں اتنا عہد ہے کہ متقی ہر امر انہی میں
 لکھتے ہیں آپ اتنا نہ سمجھو کہ آخر کلام کو اول کے ساتھ نسخ نہیں کرتے بلکہ یہ تفسیر ملکہ ہے
 بدیلت گفتہ گفتہ من شہم سید کہ از شما یک تن نہ شد ہر ارچہ اب ابالی مولانا

